رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ

''اے میرے ربّ مجھے بچالے! اے میرے ربّ مجھے بچالے!''

استاذہ نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

''حفاظت'' انسان کی فطرت کا مطالبہ ہے۔ انسان اسے اپنے لیے کتنا ضروری سمجھتا ہے اُس کی پوری زندگی عملی تصویر ہے۔ انسان اپنی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ حفاظت اُس کی تمنا ہے۔ حفاظت کی اُسے حرص بھی ہے اور حفاظت اُس کی ضرورت بھی ہے۔ جیسے جان کی حفاظت، مال کی حفاظت، صحت کی حفاظت، جسم کی حفاظت، عزت کی حفاظت، رشتوں کی حفاظت وغیرہ۔ جتنا انسان باشعور ہوتا ہے اُتنا ہی زیادہ محفوظ رہنا چاہتا ہے۔ یوں لگتا ہے انسان کی ساری زندگی حفاظت کے گرد گھومتی ہے۔

انسان اپنی رہائش کے لیے محفوظ ٹھکانہ چاہتا ہے جہاں اُس کی اجازت کے بغیر کسی کی رسائی نہ ہو۔ جہاں وہ اپنی زندگی کو صحیح انداز میں گزارنے کے لیے کچھ وقت الگ بسر کر سکے۔ جہاں اُسے موسم کے سرد و گرم سے بھی پناہ مل سکے اور حالات کے نشیب و فراز سے مقابلہ کرنے کے لیے بھی کچھ وقت مل سکے۔ گھر جہاں انسان کے جذبوں کی حفاظت ہوتی ہے۔ جہاں سے محفوظ رہنے کے لیے دیگر انتظامات کیے جاتے ہیں۔ مثلاً جسم کی حفاظت کے لیے لباس کی تیاری اور اس کی صفائی کا اہتمام یہیں ہوتا ہے۔ صحت کی حفاظت کے لیے بیماریوں سے بچاؤ کے لیے ذاتی صفائی اور اشیائے ضرورت کا انتظام بھی یہیں سے ہوتا ہے۔ جان کی حفاظت کے لیے خوارک کی حفاظت کا انتظام بھی یہیں ہوتا ہے اور کھانے کے لیے اور کھانے کے بعد اُس کی باقیات کی صفائی کا انتظام بھی یہیں ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے جراثیموں اور بیماریوں سے کسی حد تک محفوظ رہنا ممکن ہوتا ہے۔ جان کی حفاظت کے لیے گوشۂ عافیت گھر ہی

ہے۔انسان چور اُچکوں اور ڈاکوؤں سے بچنے کے لیے گھر کو محفوظ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔اولاد کی حفاظت اور رشتوں کی حفاظت کے لیے بھی گھر ہی مرکز ہے۔

اگر دیکھا جائے تو انسانی زندگی میں حفاظت بہت حاوی رہتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ انسان کی عمر کا ایک بڑا حصہ حفاظت کے لئے گھر بنانے اور گھر سنوارنے کے لیے وقف ہو جاتا ہے۔انسان ہر قیمت پر بے گھر ہونے سے یعنی غیر محفوظ ہونے سے بچنا چاہتا ہے۔اس کے لیے وہ وقت لگاتا ہے، صلاحیتیں لگاتا ہے، مال لگاتا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کامیابی سے گزار سکے۔

انسان اپنا سب کچھ لگا کر جس کی حفاظت کرنا چاہتا ہے وقت آنے پر وہ جسم روح سے خالی ہو جاتا ہے۔پھر رشتے اور تعلقات کٹ جاتے ہیں۔پھر، مٹی سے بنا ہوا جسم، مٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جب جسم ہی باقی نہ رہے تو جان کی حفاظت، صحت کی حفاظت، لباس کی حفاظت اُس کے لیے بے معنی ہو جاتے ہیں۔انسان اپنا سب کچھ داؤ پر لگا کر جس کی حفاظت کرنا چاہتا ہے وہی نہیں رہتا۔

ہاں انسان ایک گھر سے دوسرے گھر میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

نیا گھر

جو مٹی کا ہے۔

کیڑوں کا ہے۔

وہیں ساری زندگی کی محنت، زندگی کا مال، سارا سرمایۂ زندگی مٹی میں مل جاتا ہے۔پھر جب اللہ تعالیٰ اُٹھائیں گے تو وہ حفاظت کا حریص انسان تن تنہا اللہ تعالیٰ کے

آ گے حاضر کردیا جائے گا۔ جہاں اُس کا مال اُس کے کام نہیں آئے گا۔ جہاں اُس سے سب کچھ چھن جائے گا۔ جہاں حساب کتاب ہوگا۔ جہاں نئے گھر میں جانے کی تیاری ہورہی ہوگی۔ وہ گھر جو ہمیشگی کا ہے، جو انسان کو اُس کی کوششوں کے نتیجے میں ملے گا۔ اُس سے اُس کی کوششوں کے بارے میں سوالات ہوں گے۔

عمر کن کاموں میں گزاری؟

جوانی کن کاموں میں پُرانی کردی؟

کتنا علم حاصل کیا اور اس پر عمل کہاں تک کیا؟

مال کہاں سے کمایا؟ کہاں خرچ کیا؟

اور کتنے ہی انسان جو دنیا کے لیے جیتے رہے حیران و ششدر رہ جائیں گے۔ کوئی جواب نہ دے پائیں گے۔ انسان پر ایک کے بعد ایک بجلی گرے گی۔ اُسے پتہ چلے گا:

میرا وقت برباد ہوگیا۔

زندگی ختم ہوگئی۔

مال ضائع ہوگیا۔

اور نیک اعمال جن کے لیے کوشش کرنا تھی وہ نہیں ہیں۔

اُس وقت انسان کو سمجھ آئے گی لیکن اُس وقت سمجھنے سے کیا حاصل؟ اُس وقت انسان کہے گا:

مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَه هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ (الحاقہ 28,29)

”آج میرا مال میرے کسی کام نہ آیا۔ میرا سارا اقتدار ختم ہوگیا۔“

انسان کو یقین آجائے گا کہ وہ بازی ہار گیا۔

حفاظت کرنے کے باوجود مال نہیں بچا۔ گھر نہیں بچا۔ زندگی نہیں بچی۔

پھر انسان کی ساری کوششوں، سارے مال کو، ساری زندگی کو آگ لگ جائے گی۔

آگ، بھڑکتی ہوئی آگ، شعلے مارتی ہوئی آگ، پھنکارتی ہوئی آگ، دھاڑتی ہوئی آگ، اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ، اُس کی لپٹیں گھیرے میں لے چکی ہیں۔ یہ گھیرا تنگ ہو رہا ہے اور اس آگ کا دُھواں، سیاہ کربناک دُھواں، تین شاخوں والا، اوپر بہت ہی اوپر تک پہنچا ہوا دُھواں، انتہائی بھیانک دُھواں، آگ کے غضبناک ہونے کا اظہار کرتا ہوا دُھواں خبر دے رہا ہے کہ آگ بڑھتی اور پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

وقت قریب آ گیا ہے

جب غیب کا پردہ پھٹ جائے گا۔

جب ان آنکھوں سے وہ دُھواں نظر آنے لگے گا۔

جب کان اُس غضبناک آگ کا دھاڑنا سن لیں گے۔

وہ آگ، دنیا کی آگ سے اُنہتر (69) درجے زیادہ گرم آگ (مسلم)، وہ بہت بڑی آگ جس سے اہلِ جہنم کے لباس تیار کیے جا چکے ہیں۔ اسی آگ سے بستر بچھائے جا چکے ہیں، فرش بنائے جا چکے ہیں۔ اسی آگ سے سارے رسول اتنے دہشت زدہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ کہہ کر فریاد کریں گے:

رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ

''اے میرے ربّ مجھے بچا لے! اے میرے ربّ مجھے بچا لے!''

یہی آگ تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اس کا تذکرہ تلاوت کے دوران سنا تو بے ہوش ہو گئے۔ یہی آگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رُلاتی تھی۔

ربّ نے سچ فرمایا:

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا (بنی اسرائیل:57)

''یقیناً تیرے ربّ کا عذاب ڈرانے والا ہے۔''

یہی آگ ہے جس پر سے ہر ایک کا گزر ہو گا۔

وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا ج کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا (مریم:71)

''اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہو گا جو جہنم پر وارد نہ ہو۔ یہ تو ایک طے شدہ بات ہے جس کو پورا کرنا تیرے ربّ کے ذمہ ہے۔''

ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْھَا جِثِیًّا (مریم:72)

''پھر ہم اُن کو بچا لیں گے جو (دنیا میں) متقی تھے اور ظالموں کو اُسی میں گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔''

جہنم سے گزرنا یقینی ہے لیکن نجات غیر یقینی ہے۔ اُس وقت دوزخ کے چیخنے اور چنگھاڑنے کی آوازیں آئیں گی اور اللہ تعالیٰ کے مجرموں کو ہلاکت کا یقین آ جائے گا۔

اُس وقت ایک پکارنے والا پکارے گا:

کہاں ہے فلاں شخص؟ جو فلاں کا بیٹا ہے۔

جو ساری زندگی لمبی لمبی اُمیدیں باندھتا رہا۔

جو نیک اعمال کرتے ہوئے سُستی کرتا تھا۔

جو اپنی قیمتی زندگی برائیاں کرتے ہوئے گزار رہا تھا۔

جس نے اُس چیز کی حفاظت کی جو بچنے والی نہیں تھی۔

جس نے عارضی گھر، عارضی مال اور عارضی زندگی کے لیے سب کچھ ہار دیا۔

کتنا گھاٹے کا سودا ہے؟

اپنے لیے اپنے ہی ہاتھوں آگ کا سودا۔

☆ کیا ساری زندگی کی کوششیں آگ کے گھر کے لیے ہیں؟

☆ کیا جسم کی حفاظت آگ کے گھر کے لیے ہے؟

☆ کیا صحت کی حفاظت بھڑکتی ہوئی آگ کے لیے ہے؟

☆ کیا اولاد پر کی جانے والی ساری محنت آگ کے لیے ہے؟

☆ کیا یہ زندگی آگ میں جانے کے لیے ملی ہے؟

کہاں ہے تمنا؟ حفاظت کی تمنا۔

کہاں ہے حرص؟ حفاظت کی حرص۔

کہاں ہے ضرورت؟ حفاظت کی ضرورت۔

انسان کو رہائش کے لئے محفوظ پناہ گاہ کی، گھر کی ضرورت ہے۔

کیا فقط اسی زندگی کے لیے؟

کیا عارضی گھر ہی انسان کا سب سے بڑا خواب ہے؟

کیا ہمیشہ کے لیے آگ ہی اُس کا حسنِ انتخاب ہے؟

انسان کو موسم کے سرد و گرم سے پناہ چاہیے۔

کیا محض عارضی زندگی کے لیے؟

کیا ہمیشہ کی زندگی کی قیمت پر؟

کیا آگ کا سودا کر کے محض مختصر زندگی کے لیے پناہ چاہیے؟

انسان اولاد سے محبت کرتا ہے۔

یہ کیسی محبت ہے؟

اپنے ہاتھوں اپنی اولاد کے لیے آگ کا سودا؟

کیا انسان کو اولاد اس لیے ملی ہے کہ

وہ اسے اپنے ہاتھوں آگ میں جھونک دے؟

ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت کرنے والے ربّ نے فرمایا:

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم:6)

''اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔''

انسان رشتوں اور تعلقات کی حفاظت چاہتا ہے۔

کیا فقط اسی دنیا کے لیے؟

کیا اپنے ہر رشتے کے لیے اُس کی محبت کا یہی تقاضا ہے کہ

وہ اُسے آگ میں جھونکنے کا سامان کر دے؟

انسان عزت چاہتا ہے۔

کیا فقط عارضی دنیا کی عزت؟

کیا مختصر وقت کی عزت کے لیے

ہمیشہ کی زندگی کی عزت کو داؤ پر لگا کر؟

کتنا بڑا گھاٹا ہے!

کتنا بڑا خسارا ہے!

کتنا بڑا نقصان ہے!

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (الاعلیٰ:16,17)

''بلکہ تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔''

ہائے اے انسان!

کس چیز نے تجھے دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟

ربّ نے کتنی سچی بات ارشاد فرمائی ہے:

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر)

''زمانے کی قسم! انسان خسارے میں ہے سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے، جنہوں نے نیک عمل کیے، جو آپس میں ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور جو آپس میں ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے۔''

آؤ!

حفاظت کر لیں اپنے ایمان کی، اپنے اعمال کی۔

یہی راستہ ہے آگ سے بچاؤ کا، عذاب سے حفاظت کا۔

اسی آگ سے بچانے کے لیے رسول آئے۔

اسی آگ سے بچانے کے لیے قرآن آیا۔

حی علی الفلاح

آؤ کامیابی کی طرف۔

زندگی کی اصل حقیقت کی طرف۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ (ابن ماجہ:3502/2)

''اے اللہ! ہمیں آگ سے بچالیجیے۔''

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَآئِیْلَ وَمِیْکَآئِیْلَ وَرَبَّ اِسْرَافِیْلَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (نسائی ،کتاب الاستعاذہ من حر النار)

''اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے ربّ! میں آگ کی گرمی اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ ق صلے **اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا** ق صلے **اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا** (الفرقان:65,66)

''اے ہمارے رب! جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے۔اُس کا عذاب تو جان کالاگو ہے۔وہ تو بڑا ہی بُرا مُستقر اور مقام ہے۔''

ایک سفر

جو ہم سب کو کرنا ہے

ہر انسان کو جسے زندگی مل گئی

ان منزلوں سے ضرور گزرنا ہے

آؤ!

اندھیروں کو روشنی میں بدلنے کی آج کوشش کرلیں کہ ابھی وقت ہے۔

النور انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف اسلامک ایجوکیشن اینڈ ریسرچ

98 C II گلبرگ IIIلاہور۔فون:o42.7060579

www.alnoorpk.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ (ابن ماجه: 3)

"اللہ تعالیٰ اُس کے چہرے کو روشن کردے جو ہماری حدیث سنے اور اُسے دوسرے لوگوں تک پہنچادے۔"

آخرت سیریز (منزل بہ منزل)

استاذہ نگہت ہاشمی کی سی ڈیز، کیسٹس اور پمفلٹس

پڑھیے اور پڑھوایئے سنئے اور سنوایئے
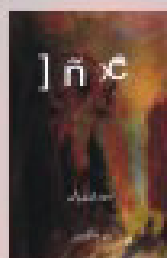
☆ یادِ موت
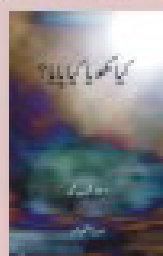
☆ کیا کھویا کیا پایا؟

☆ جنت کی تلاش میں

☆ جہنم